سیرت حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام

علی کاظم

۱۲۵۶۳۱۰

مجتمع زبان و فرہنگ شناسی

مقدمہ:

شیعوں کے گیارہویں حضرت امام حسن عسکریؑ ۲۳۲ہجری میں شہر مدینہ میں متولد ہوئے۔ چونکہ آپؑ بھی اپنے بابا امام علی النقیؑ کی طرح سامرا کے عسکر نامی محلے میں مقیم تھے اس لئے عسکری کے نام سے مشہور ہوئے۔آپؑ کی کنیت "ابو محمد" اور معروف لقب "نقی" اور "زکی" ہے۔آپؑ نے چھ سال امامت کی ذمہ داری سنبھالی اور ۲۸ سال کی عمر میں معتمد عباسی کے ہاتھوں شہید ہوئے۔

امام حسن عسکریؑ کی حکمت عملی:

امام حسن عسکریؑ نے ہر قسم کے دباو اور عباسی حکومت کی جانب سے سخت نگرانی کے باوجود دینِ اسلام کی حفاظت اور اسلام مخالف افکار کا مقابلہ کرنے کے لئے متعدد سیاسی، اجتماعی اور علمی اقدامات انجام دیئے اور اسلام کی نابودی کے لئے عباسی حکومت کے اقدامات کو بے اثر کر دیا۔

چار ماہ کی عمر اور منصب امامت:

حضرت امام حسن عسکری (ع) کی عمر جب چار ماہ کے قریب ہوئی تو آپ کے والد امام علی نقی (ع) نے اپنے بعد کے لیے منصب امامت کی وصیت کی اور فرمایا کہ میرے بعد یہی میرے جانشین ہوں گے اور اس پر بہت سے لوگوں کو گواہ کر دیا۔

ارشاد مفید 502

دمعہ ساکبہ ج 3 ص 163 بحوالہ اصول کافی

علامہ ابن حجر مکی کا کہنا ہے کہ امام حسن عسکری، امام علی نقی کی اولاد میں سب سے زیادہ اجل وارفع اعلی وافضل تھے۔

چار سال کی عمر میں آپ کا سفر عراق:

متوکل عباسی ناصبی کہ جو آل محمد کا ہمیشہ سے دشمن تھا،اس نے امام حسن عسکری کے والد بزرگوار امام علی نقی علیہ السلام کو جبرا 236 ہجری میں مدینہ سے سر من رائے بلالیا،آپ ہی کے ہمراہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کو بھی جانا پڑا،اس وقت آپ کی عمر صرف چار سال اور چند ماہ کی تھی۔

دمعہ ساکبہ ج3 ص 162

علمی جدوجہد:

اگرچہ امام حسن عسکریؑ کے دور میں حالات کی ناسازگاری اور عباسی حکومت کی جانب سے کڑی پابندیوں کی وجہ سے آپؑ معاشرے میں اپنے وسیع علم کو فروغ نہیں دے سکے، لیکن ان سب پابندیوں کے باوجود ایسے شاگردوں کی تربیت کی جن میں سے ہر ایک اپنے طور پر معارف اسلام کی اشاعت اور فروغ میں اہم کردار ادا کرتا رہا۔ شیخ طوسی نے آپؑ کے شاگردوں کی تعداد سو سے زائد نقل کی ہے۔ جن میں احمد بن اسحٰق قمی، عثمان بن سعید اور علی بن جعفر جیسے لوگ شامل ہیں۔ کبھی مسلمانوں اور شیعوں کے لئے ایسی مشکلات اور مسائل پیش آجاتے تھے کہ انہیں صرف امام حسن عسکریؑ ہی حل کر سکتے تھے۔ایسے موقع پر امامؑ اپنے علمِ امامت اور حیرت انگیز تدبیر کے ذریعے سخت ترین مشکل کو حل کر دیا کرتے تھے۔

خفیہ سیاسی اقدامات:

امام حسن عسکریؑ تمام تر پابندیوں اور حکومت کی جانب سے کڑی نگرانی کے باوجود بعض خفیہ سیاسی سرگرمیوں کی رہنمائی کیا کرتے تھے جو درباری جاسوسوں سے اس لئے پوشیدہ رہتی تھی کہ آپؑ نے انتہائی ظریف انداز اختیار کیا ہوا تھا۔مثال کے طور پر، آپؑ کے انتہائی نزدیک ترین صحابی، عثمان بن سعید روغن فروشی کی دکان کی آڑ میں فعالیت میں مصروف تھے۔امام حسن عسکریؑ کے پیروکار جو اموال یا اشیاء آپؑ تک پہنچانا چاہتے تھے وہ عثمان کو دے دیا کرتے اور وہ یہ چیزیں گھی کے ڈبوں اور تیل کی مشکوں

میں چھپا کر امامؑ کی خدمت میں پہنچا دیا کرتے تھے۔ امامؑ کے انہی شجاعانہ اقدامات اور بے وقفہ فعالیت کی وجہ سے آپؑ کی چھ سالہ امامت کی نصف مدت عباسیوں کے وحشتناک قید خانوں میں سخت ترین اذیتوں میں گذری۔

شیعوں کی مالی امداد:

آپؑ کا ایک اور اہم اقدام شیعوں کی اور خصوصاً نزدیکی اصحاب کی مالی امداد تھا۔ امامؑ کے بعض اصحاب مالی تنگی کا شکوہ کرتے تھے اور آپؑ ان کی پریشانی کو دور کر دیا کرتے تھے۔ آپؑ کے اس عمل کی وجہ سے وہ لوگ مالی پریشانیوں سے گھبرا کر حکومتی اداروں میں جذب ہونے سے بچ جاتے تھے۔

اس سلسلے میں ابوہاشم جعفری کہتے ہیں: میں مالی حوالے سے مشکلات میں گرفتار تھا۔ میں نے سوچا کہ ایک خط کے ذریعے اپنا احوال امام حسن عسکریؑ کو لکھوں، لیکن مجھے شرم آئی اور میں نے اپنا ارادہ بدل لیا۔ جب میں گھر پہنچا تو دیکھا کہ امامؑ نے میرے لئے ایک سو دینار بھیجے ہوئے ہیں اور ایک خط بھی لکھا ہے کہ جب کبھی تمہیں ضرورت ہو، تو تکلف نہ کرنا۔ ہم سے مانگ لینا، انشاء اللہ اپنا مقصد پالو گے۔

شیعہ بزرگوں کی تقویت اور ان کے سیاسی نظریات کو پختہ کرنا:

امام حسن عسکریؑ کی ایک اہم ترین سیاسی فعالیت یہ تھی کہ آپؑ تشیع کے عظیم اہداف کے حصول کی راہ میں آنے والی تکلیفوں اور سیاسی اقدامات کی سختیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے شیعہ بزرگوں کی سیاسی تربیت کرتے اور ان کے نظریات کو پختہ کرتے تھے۔ چونکہ بزرگ شیعہ شخصیات پر حکومت کا سخت دباو ہوتا تھا، اس لئے امامؑ ہر ایک کو اس کی فکر کے لحاظ سے ہمت دلاتے، ان کی رہنمائی کرتے اور ان کا حوصلہ بلند کیا کرتے تھے تاکہ مشکلات کے مقابلے میں ان کی برداشت، صبر اور شعور میں اضافہ ہو اور وہ اپنی اجتماعی و سیاسی ذمہ داریوں اور دینی فرائض کو اچھی طرح انجام دے سکیں۔ اس حوالے سے جو خط امامؑ نے علی بن حسین بن بابویہ قمی کو لکھا ہے، اس میں فرماتے ہیں: ہمارے شیعہ ہمیشہ رنج و غم میں رہیں گے، یہاں تک کہ میرا بیٹا ظہور کرے گا؛ وہی کہ

جس کے بارے میں اللہ کے رسول• نے بشارت دی ہے کہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھری ہو گی۔

امام حسن عسکریؑ اور احیائے اسلام:

عباسی حکومت کا دور اور خصوصاً امام حسن عسکریؑ کا زمانہ، بدترین ادوار میں سے ایک دور تھا۔ کیونکہ حکمرانوں کی عیاشی اور ظلم و ستم نیز ان کی غفلت و بے خبری اور دوسری طرف سے دوسرے اسلامی علاقوں میں غربت کے پھیلاو کی وجہ سے بہت سی اعلیٰ اقدار ختم ہو چکی تھیں۔ بنابریں، اگر امام حسن عسکریؑ کی دن رات کی کوششیں نہ ہوتیں تو عباسیوں کی سیاست کی وجہ سے اسلام کا نام بھی ذہنوں سے مٹ جاتا۔ اگرچہ امامؑ براہِ راست عباسی حکمرانوں کی نگرانی میں تھے، لیکن آپؑ نے ہر اسلامی سرزمین پر اپنے نمائندے مقرر کئے ہوئے تھے اور مسلمانوں کے حالات سے آگاہ رہتے تھے۔ بعض شہروں کی مسجدیں اور دینی عمارتیں آپؑ ہی کے حکم سے بنائی گئیں؛ جس میں قم میں موجود مسجد امام حسن عسکریؑ بھی شامل ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؑ اپنے نمائندوں کے ذریعے سے اور علمِ امامت سے تمام محرومیوں سے آگاہ تھے اور لوگوں کی مشکلات کو دور کرتے رہتے تھے۔

آپ کا عہد حیات اور بادشاہان وقت:

آپ کی ولادت 232 ہجری میں اس وقت ہوئی جبکہ واثق باللہ ابن معتصم بادشاہ وقت تھا جو 227 ہجری میں خلیفہ بنا تھا۔ پھر 233 ہجری میں متوکل خلیفہ ہوا۔ جو حضرت علی (ع) اور ان کی اولاد سے سخت بغض وعناد رکھتا تھا، اور ان کی منقت کیا کرتا تھا۔ اسی نے 236 ہجری میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت جرم قرار دی اور ان کے مزار کو ختم کرنے کی کوشش کی اور اسی نے امام علی نقی علیہ السلام کو جبرا مدینہ سے سر من رائے میں طلب کرالیا، اور آپ کو گرفتار کرا کے آپ کے مکان کی تلاشی کرائی، پھر 247 ہجری میں مستنصر بن متوکل خلیفہ وقت ہوا پھر 248 ہجری میں مستعین خلیفہ بنا، پھر 252 ہجری میں معتز باللہ خلیفہ ہوا، اسی زمانے میں امام علیہ السلام کو زہر سے شہید کر دیا گیا پھر 255 ہجری میں مہدی باللہ خلیفہ بنا، ان تمام خلفاء نے آپ کے ساتھ وہی برتاؤ کیا جو آل محمد کے ساتھ برتاؤ کیے جانے کا دستور چلا آ رہا تھا۔

امام حسن عسکری (ع) کے ساتھ بادشاہان وقت کا سلوک اور طرز عمل:

جس طرح آپ کے آباؤاجداد کے وجود کو ان کے عہد کے بادشاہ اپنی سلطنت اور حکمرانی کی راہ میں رکاوٹ سمجھتے رہے ان کا یہ خیال رہا کہ دنیا کے قلوب ان کی طرف مائل ہیں کیونکہ یہ فرزند رسول اور اعمال صالح کے تاجدار ہیں لہٰذا ان کو انظار عامہ سے دور رکھا جائے، ورنہ امکان قوی ہے کہ لوگ انہیں اپنا بادشاہ وقت تسلیم کر لیں گے۔ اس کے علاوہ یہ بغض وحسد بھی تھا کہ ان کی عزت بادشاہ وقت کے مقابلہ میں زیادہ کی جاتی ہے اور یہ کہ امام مہدی انہیں کی نسل سے ہوں گے، جو سلطنتوں کا انقلاب لائیں گے، انہیں تصورات نے جس طرح آپ کے بزرگوں کو چین نہ لینے دیا اور ہمیشہ مصائب کی آماجگاہ بنائے رکھا اسی طرح آپ کے عہد کے بادشاہوں نے بھی آپ کے ساتھ کیا عہد واثق میں آپ کی ولادت ہوئی اور عہد متوکل کے کچھ ایام میں بچپنا گزرا، متوکل جو آل محمد کا جانی دشمن تھا۔ اس نے صرف اس جرم میں کہ آل محمد کی تعریف کی ہے ابن سکیت شاعر کی زبان گدی سے کھنچوالی۔

ابوالفداء ج 2 ص 14

اس نے سب سے پہلے تو آپ پر یہ ظلم کیا کہ چار سال کی عمر میں ترک وطن کرنے پر مجبور کیا یعنی امام علی نقی علیہ السلام کو جبرا مدینہ سے سامرا بلوالیا جن کے ہمراہ امام حسن عسکری علیہ السلام کو لازما جانا تھا پھر وہاں آپ کے گھر کی لوگوں کے کہنے سننے سے تلاشی کرائی اور اپ کے والد ماجد کو جانوروں کے ذریعے سے جان سے مارنے کی بھی کوشش کی، غرضکہ جو جو سعی آل محمد کو ستانے کی ممکن تھی، وہ سب اس نے اپنے عہد حیات میں کر ڈالی۔ اس کے بعد اس کا بیٹا مستنصر خلیفہ ہوا۔ یہ بھی اپنے پاپ کے نقش قدم پر چل کر آل محمد کو ستانے کی سنت ادا کرتا رہا اور اس کی مسلسل کوشش یہی رہی کہ ان لوگوں کو سکون نصیب نہ ہونے پائے، اس کے بعد مستعین کا جب عہد آیا تو اس نے آپ کے والد ماجد کو قید خانہ میں رکھنے کے ساتھ ساتھ اس کی سعی پیہم کی کہ کسی صورت سے امام حسن عسکری کو قتل کرادے اور اس کے لیے اس نے مختلف راستے تلاش کیے۔

ملا جامی لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ اس نے اپنے شوق کے مطابق ایک نہایت زبردست گھوڑا خریدا، لیکن اتفاق سے وہ کچھ اس درجہ سرکش نکلا کہ اس نے بڑے بڑے لوگوں کو سواری نہ دی اور جو اس کے قریب گیا اس کو زمین پر دے مار کر ٹاپوں سے کچل ڈالا، ایک دن خلیفہ مستعین باللہ کے ایک دوست نے رائے دی کہ امام حسن عسکری کو بلا کر حکم دیا جائے کہ وہ اس پر سواری کریں، اگر وہ اس پر کامیاب ہو گئے تو گھوڑا رام ہو جائے گا اور اگر کامیاب نہ ہوئے اور کچل ڈالے گئے تو تیرا مقصد حل ہو جائے گا چنانچہ

اس نے ایسا ہی کیا لیکن اللہ رے شان امامت جب آپ اس کے قریب پہنچے تو وہ اس طرح بھیگی بلی بن گیا کہ جیسے کچھ جانتا ہی نہیں۔ بادشاہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا اور اس کے پاس اس کے سوا کوئی اور چارہ نہ تھا کہ گھوڑا حضرت ہی کے حوالے کر دے۔

شواہد النبوت ص 210

پھر مستعین کے بعد جب معتز باللہ خلیفہ ہوا تو اس نے بھی آل محمد کو ستانے کی سنت جاری رکھی اور اس کی کوشش کرتا رہا کہ عہد حاضر کے امام زمانہ اور فرزند رسول امام علی نقی علیہ السلام کو درجہ شہادت پر فائز کر دے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اس نے 254 ہجری میں آپ کے والد بزرگوار کو زہر سے شہید کرا دیا، یہ ایک ایسی مصیبت تھی کہ جس نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو بے انتہا مایوس کر دیا۔ امام علی نقی علیہ السلام کی شہادت کے بعد امام حسن عسکری علیہ السلام خطرات میں محصور ہو گئے کیونکہ حکومت کا رخ اب آپ ہی کی طرف رہ گیا۔ آپ کو کھٹکا لگا ہی تھا کہ حکومت کی طرف سے عمل درآمد شروع ہو گیا۔ معتز نے ایک شقی ازلی اور ناصب ابدی ابن یارش کی حراست اور نظر بندی میں امام حسن عسکری کو دیدیا۔ اس نے آپ کو ستانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا لیکن آخر میں وہ آپ کا معتقد بن گیا، آپ کی عبادت گزاری اور روزہ داری نے اس پر ایسا گہرا اثر کیا کہ اس نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر معافی مانگ لی اور آپ کو دولت سرا تک پہنچا دیا۔

علی بن محمد زیاد کا بیان ہے کہ امام حسن عسکری علیہ السلام نے مجھے ایک خط تحریر فرمایا جس میں لکھا تھا کہ تم خانہ نشین ہو جاؤ کیونکہ ایک بہت بڑا فتنہ اٹھنے والا ہے۔ غرضکہ چند دنوں کے بعد ایک عظیم ہنگامہ برپا ہوا اور حجاج ابن سفیان نے معتز کو قتل کر دیا۔

کشف الغمہ ص 127

پھر جب مہدی باللہ کا عہد آیا تو اس نے بھی بدستور اپنا عمل جاری رکھا اور حضرت کو ستانے میں ہر قسم کی کوشش کرتا رہا۔ ایک دن اس نے آپ کو صالح ابن وصیف نامی ناصبی کے حوالہ کر دیا اور حکم دیا کہ ہر ممکن طریقہ سے آپ کو ستائے، صالح کے مکان کے قریب ایک بدترین حجرہ تھا۔ جس میں آپ قید کیے گئے صالح بدبخت نے جہاں اور طریقے سے ستایا۔ ایک طریقہ یہ بھی تھا کہ آپ کو کھانا اور پانی سے بھی حیران اور تنگ رکھتا تھا۔ آخر ایسا ہوتا رہا کہ آپ تیمّم سے نماز ادا فرماتے رہے ایک دن اس کی بیوی نے کہا کہ اے دشمن خدا یہ فرزند رسول ہیں، ان کے ساتھ رحم کا برتاؤ کر، اس نے کوئی توجہ نہ کی ایک دن کا ذکر ہے

کہ بنی عباس کے ایک گروہ نے صالح سے جا کر درخواست کی کہ حسن عسکری پر زیادہ ظلم کیا جانا چاہیے۔اس نے جواب دیا کہ میں نے ان پر دو ایسے اشخاص کو مسلط کر دیا ہے جن کا ظلم و تشدد میں جواب نہیں ہے، لیکن میں کیا کروں، کہ ان کے تقوی اور ان کی عبادت گذاری سے وہ اس درجہ متاثر ہو گئے ہیں کہ جس کی کوئی حد نہیں، میں نے ان سے جواب طلبی کی تو انہوں نے قلبی مجبوری ظاہر کی یہ سن کر وہ لوگ مایوس واپس گئے۔

تذکرۃ المعصومین ص 223

غرضکہ مہدی کا ظلم و تشدد زوروں پر تھا اور یہی نہیں کہ وہ امام علیہ السلام پر سختی کرتا تھا بلکہ یہ کہ وہ ان کے ماننے والوں کو برابر قتل کر رہا تھا۔ایک دن آپ کے ایک صحابی احمد ابن محمد نے ایک عریضے کے ذریعے سے اس کے ظلم کی شکایت کی، تو آپ نے تحریر فرمایا کہ گھبراؤ نہیں کہ مہدی کی عمر اب صرف پانچ دن باقی رہ گئی ہے، چنانچہ چھٹے دن اسے کمال ذلت و خواری کے ساتھ قتل کر دیا گیا۔

کشف الغمہ ص 126

اسی کے عہد میں جب آپ قید خانہ میں پہنچے تو عیسی ابن فتح سے فرمایا کہ تمہاری عمر اس وقت 65 سال ایک ماہ دو دن کی ہے۔اس نے نوٹ بک نکال کر اس کی تصدیق کی پھر آپ نے فرمایا کہ خدا تمہیں اولاد نرینہ عطا کرے گا۔ وہ خوش ہو کر کہنے لگا مولا ! کیا آپ کو خدا فرزند نہ دے گا۔آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم عنقریب مجھے مالک ایسا فرزند عطا کرے گا جو ساری کائنات پر حکومت کرے گا اور دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔

نور الابصار ص 101

پھر جب اس کے بعد معتمد خلیفہ ہوا تو اس نے امام علیہ السلام پر ظلم و تشدد و استبداد کا خاتمہ کر دیا

امام حسن عسکری (ع) کا پتھر پر مہر لگانا:

ثقۃ الاسلام یعقوب کلینی اور امام اہلسنت علامہ جامی نے لکھا ہے کہ :

ایک دن حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں ایک خوبصورت یمنی آیا اور اس نے ایک سنگ پارہ یعنی پتھر کا ٹکڑا پیش کر کے خواہش کی کہ آپ اس پر اپنی امامت کی تصدیق میں مہر کر دیں حضرت نے مہر نکالی اور اس پر لگا دی آپ کا اسم گرامی اس طرح کندہ ہو گیا جس طرح موم پر لگانے سے کندہ ہوتا ہے۔

اصول کافی، کلینی، یعقوب، ج 1، ص 503

پہلا دور بچپن کے وہ 13 سال ہیں جو انہوں نے مدینہ میں گزارے

دوسرا دور انہوں نے امامت سے قبل سامرا میں گزارا۔

تیسرا دور ان کی امامت والے 6 سال ہیں۔ ان چھ سالوں میں حکومت کے ساتھ ان کے تعلقات اچھے نہ تھے۔ اس وقت وہاں پر خلیفہ ہارون کی تقلید کرنے والے اپنی ظاہری طاقت کا مظاہرہ کرتے مگر امام ہمیشہ باطل کے مقابلے کے لیے میدان عمل میں کار فرما رہے۔ اپنی امامت کے چھ سالوں میں سے تین سال امام علیہ السلام قید میں رہے۔ قید خانے کے انچارج نے دو ظالم غلاموں کو مقرر کر رکھا تھا کہ آنحضرت علیہ السلام کو آزار پہنچائیں لیکن جب ان دو غلاموں نے امام علیہ السلام کے حسن سلوک اور سیرت کو نزدیک سے دیکھا تو وہ امام کے گرویدہ ہو گئے۔

جب ان غلاموں سے امام حسن عسکری کا حال پوچھا جاتا تو وہ بتاتے کہ یہ قیدی دن کو روزہ رکھتا ہے اور شب بھر اپنے معبود کی عبادت کرنے میں مصروف رہتے ہیں اور کسی سے بھی بات چیت نہیں کرتے، وہ (امام حسن عسکری) اس دور کے زاہد ترین انسان ہیں۔

عبید اللہ خاقان کے بیٹے نے کہا ہے کہ :

میں لوگوں سے ہمیشہ امام حسن عسکری کے بارے میں پوچھتا رہتا تھا۔ مجھے ہمیشہ اس بات کا احساس ہوتا کہ لوگوں کے دلوں میں حضرت امام حسن عسکری (ع) کے لیے احترام اور محبت پائی جاتی تھی۔ امام حسن عسکری (ع) اپنے خاص شیعوں سے ملا کرتے تھے مگر پھر بھی عباسی خلیفہ اپنی حکومت کو تحفظ دینے کے لیے زیادہ تر ان پر نظر رکھتا اور انہیں قید میں رکھ کر عام لوگوں سے ملاقات سے روکا کرتا تھا۔

یوسف آل محمد (ع) کنوئیں میں:

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نہ جانے کس طرح اپنے گھر کے کنوئیں میں گرگئے،آپ کے گرنے سے عورتوں میں کہرام عظیم برپا ہوگیا۔سب چیخنے اور چلّانے لگیں، مگر امام علی نقی علیہ السلام جو محو نماز تھے، بالکل متاثر نہ ہوئے اور اطمینان سے نماز کا اختتام کیا،اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ گھبراؤ نہیں حجت خدا کو کوئی گزند نہ پہنچے گا۔اسی دوران میں دیکھا گیا کہ پانی بلند ہو رہا ہے اور امام حسن عسکری پانی میں کھیل رہے ہیں۔

دمعہ ساکبہ ج 3 ص 179

امام حسن عسکری (ع) اور کمسنی میں عروج فکر:

آل محمد جو تدبر قرآنی اور عروج فکر میں خاص مقام رکھتے ہیں۔ان میں سے ایک بلند مقام بزرگ حضرت امام حسن عسکری ہیں۔ علمائے فریقین نے لکھاہے کہ :

ایک دن آپ ایک ایسی جگہ کھڑے تھے کہ جہاں کچھ بچے کھیل میں مصروف تھے۔اتفاقا ادھر سے عارف آل محمد جناب بہلول دانا گزرے، انہوں نے یہ دیکھ کر کہ سب بچے کھیل رہے ہیں اور ایک خوبصورت سرخ و سفید بچہ کھڑا رورہاہے، ادھر متوجہ ہوئے اور کہااے نونہال مجھے بڑا افسوس ہے کہ تم اس لیے رو رہے رہو کہ تمہارے پاس وہ کھلونے نہیں ہیں، جوان بچوں کے پاس ہیں سنو! میں ابھی ابھی تمہارے لیے کھلونے لے کر آتا ہوں۔ یہ کہنا تھا کہ اس کمسنی کے باوجود بولے، ایسا نہ سمجھ ہم کھیلنے کے لیے پیدا کیے گئے ہیں، بلکہ ہم علم و عبادت کے لیے پیدا کیے گئے ہیں۔ بہلول نے پوچھا کہ تمہیں یہ کیونکر معلوم ہوا ہے کہ غرض خلقت علم و عبادت ہے ؟آپ نے فرمایا کہ اس کی طرف قرآن مجید رہبری کرتا ہے، کیا تم نے نہیں پڑھا کہ خداوند فرماتا ہے کہ :

أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا

کیا تم نے یہ سمجھ لیا ہے کہ ہم نے تم کو عبث (کھیل کود) کے لیے پیدا کیا ہے اور کیا تم ہماری طرف پلٹ کر نہ آؤ گے۔

سورہ مؤمنون آیت 115

یہ سن کر بہلول حیران رہ گیا، اور کہنے پر مجبور ہو گیا کہ اے فرزند تمہیں کیا ہو گیا تھا کہ تم رو رہے تھے، گناہ کا تصور تو ہو نہیں سکتا کیونکہ تم بہت کم سن ہو، آپ نے فرمایا کہ کمسنی سے کیا ہوتا ہے میں نے اپنی والدہ کو دیکھا ہے کہ بڑی لکڑیوں کو جلانے کے لیے چھوٹی لکڑیاں استعمال کرتی ہیں، میں ڈرتا ہوں کہ کہیں جہنم کے بڑے ایندھن کے لیے ہم چھوٹے اور کمسن لوگ استعمال نہ کیے جائیں۔

صواعق محرقہ ص 124

نور الابصار ص 150

تذکرۃ المعصومین ص 230

اہلبیت علیہم السلام محور خیر وبرکت:

ابو ہاشم جعفری نے حضرت امام حسن عسکری (ع) سے آیت:

ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنا مِنْ عِبادِنا فَمِنْهُمْ ظالِمٌ لِنَفْسِهِ وَ مِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَ مِنْهُمْ سابِقٌ بِالْخَيْراتِ،

کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا:

كلّهم من آل محمّد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) (الظالم لنفسه) الّذی لا یقرّ بالإمام و (المقتصد) العارف الإمام، و (السابق بالخیرات) الإمام.

سب محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے خاندان میں سے ہیں۔ جس نے امام کا اعتراف نہ کیا اس نے خود پر ستم کیا، اور جس نے امام کو کما حقہ پہچان لیا اس نے میانہ روی اختیار کی۔ خدا کے احکام اور نیکی میں پہل کرنے والی بھی امام ہی کی ذات اقدس ہے۔

تفسیر نور الثقلین، عروسی حویزی، تحقیق: سید ہاشم رسولی محلاتی، ج 4، ص 364.

قالَ الإمامُ الْحَسَنِ الْعَسْكَرى (علیہ السلام): «مَنْ لَمْ يَتَّقِ وُجُوهَ النّاسِ لَمْ يَتَّقِ اللهَ».

امام حسن عسکری علیہ السلام فرماتے ہیں: جو لوگوں سے بیباکی سے پیش آئے، اخلاقی مسائل اور لوگوں کے حقوق کی رعایت نہ کرے، وہ خدا کے تقویٰ کی بھی رعایت نہیں کرتا۔

بحار الانوار، مجلسی، محمد تقی، ج 68، ص 336

<u>امام زمان (عج) کی امامت اور ان کی غیبت کے وسائل کی فراہمی</u>:

احمد ابن اسحاق اس سوچ میں تھا کہ حضرت امام حسن عسکری (ع) کے بعد آپ کا جانشین کون ہو گا، اسی اثناء میں امام نے شفقت سے اس کی طرف رخ کیا اور فرمایا: اے احمد بن اسحاق! خدا نے جس دن آدم کو خلق کیا، اس دن سے آج تک دنیا کو اپنی حجت سے خالی نہیں چھوڑا اور نہ قیامت تک خالی چھوڑے گا، خدا اپنی حجت کی موجودگی کی برکت سے زمین سے بلاؤں کو دور، اس پر باران رحمت کا نزول اور اس میں پوشیدہ رازوں کو عیاں کرتا ہے۔

احمد ابن اسحاق نے سوال کیا، آپ کے بعد امام کون ہے؟ امام علیہ السلام اٹھ کر اندر تشریف لے گئے اور اندر سے ایک تین سالہ بچے کو کہ جس کا چہرہ مبارک چودہویں کے چاند کی طرح روشن تھا، اپنی گود میں لے آئے اور فرمایا: "اگر تم خدا اور اماموں کے نزدیک محبوب نہ ہوتے تو ہرگز تمہاری اس سے ملاقات نہ کرواتا۔ یہ رسول خدا، محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ہم نام اور ہم کنیت ہے، یہ اس وقت زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جب زمین ظلم وجور سے پر ہو چکی ہو گی۔۔۔۔

یہ مصلحت خدا سے غیبت میں چلا جائے گا، جب یہ غیبت میں ہو گا، تو غیبت کے طولانی ہونے کی وجہ سے بہت سے لوگ اس کے بارے میں شک اور تردید کا شکار ہو جائیں گے، سوائے ان لوگوں کے کہ جنکے اعتقاد امامت کو خداوند سالم اور ثابت رہنے کی توفیق دے گا اور انکو گمراہیوں سے نجات دے گا۔

کمال الدین والنعمہ، شیخ صدوق، ج 2، صص 118 و 119.

امام علی نقی (ع) کی شہادت اور امام حسن عسکری (ع) کا آغاز امامت :

حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے اپنے فرزند امام حسن عسکری علیہ السلام کی شادی جناب نرجس خاتون سے کر دی۔ جو قیصر روم کی پوتی اور شمعون وصی عیسی کی نسل سے تھیں۔

جلاء العیون ص 298

اس کے بعد آپ 3 رجب 254 ہجری کو درجہ شہادت پر فائز ہوئے۔

آپ کی شہادت کے بعد حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی امامت کا آغاز ہوا۔ آپ کے تمام معتقدین نے آپ کو مبارک باد دی اور آپ سے ہر قسم کا استفادہ شروع کر دیا۔ آپ کی خدمت میں آمد و رفت اور سوالات و جوابات کا سلسلہ جاری ہو گیا۔ آپ نے جوابات میں ایسے حیرت انگیز معلومات کا انکشاف فرمایا کہ لوگ دھنگ رہ گئے۔ آپ نے علم غیب اور علم بالموت تک کا ثبوت پیش فرمایا اور اس کی بھی وضاحت کی کہ فلاں شخص کو اتنے دنوں میں موت آ جائے گی۔

علامہ ملا جامی لکھتے ہیں کہ : ایک شخص نے اپنے والد سمیت حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی راہ میں بیٹھ کر یہ سوال کرنا چاہا کہ باپ کو پانچ سو درہم اور بیٹے کو تین سو درہم اگر امام دیدیں تو سارے کام ہو جائیں، یہاں تک امام علیہ السلام اس راستے پر آ پہنچے، اتفاقا یہ دونوں امام کو پہچانتے نہ تھے۔ امام خود ان کے قریب گئے اور ان سے کہا کہ تمہیں آٹھ سو درہم کی ضرورت ہے، آؤ تمہیں دیدوں دونوں ہمراہ ہو لیے اور رقم معہود حاصل کر لی اسی طرح ایک اور شخص قید خانے میں تھا۔ اس نے قید کی پریشانی کی شکایت امام علیہ السلام کو لکھ کر بھیجی اور تنگ دستی کا ذکر شرم کی وجہ سے نہ کیا۔ آپ نے تحریر فرمایا کہ تم آج ہی قید سے رہا ہو جاؤ گے اور تم نے جو شرم سے تنگدستی کا تذکرہ نہیں کیا۔ اس کے متعلق معلوم کرو کہ میں اپنے مقام پر پہنچتے ہی سو دینار بھیج دوں گا۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اسی طرح ایک شخص نے آپ سے اپنی تنگدستی کی شکایت کی آپ نے زمین کرید کر ایک اشرفی کی تھیلی نکالی اور اس کے حوالے کر دی۔ اس میں سو دینار تھے۔

اسی طرح ایک شخص نے آپ کو تحریر کیا کہ مشکوۃ کے معنی کیا ہیں؟ نیز یہ کہ میری بیوی حاملہ ہے، اس سے جو فرزند پیدا ہوگا، اس کا نام رکھ دیجیے۔ آپ نے جواب میں تحریر فرمایا کہ مشکوۃ سے مراد قلب محمد مصطفیٰ (ص) ہے اور آخر میں لکھ دیا "اعظم اللہ اجرک واخلف علیک" خدا تمہیں جزائے خیر دے اور نعم البدل عطا کرے، چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اس کے یہاں مردہ بیٹا پیدا ہوا۔ اس کے بعد اس کی بیوی حاملہ ہوئی، فرزند نرینہ متولد ہوا۔

شواہد النبوت ص 211

علامہ اربلی لکھتے ہیں کہ: حسن ابن ظریف نامی ایک شخص نے حضرت سے لکھ کر دریافت کیا کہ قائم آل محمد پوشیدہ ہونے کے بعد کب ظہور کریں گے۔ آپ نے تحریر فرمایا جب خدا کی مصلحت ہوگی۔ اس کے بعد لکھا کہ تم تپ ربع کا سوال کرنا بھول گئے ہو، جسے تم مجھ سے پوچھنا چاہتے تھے۔ تو دیکھو ایسا کرو کہ جو اس میں مبتلا ہو اس کے گلے میں آیت " یا نار کونی بردا و سلاما علی ابراہیم"، لاکھ کر لٹکا دو شفایاب ہو جائے گا۔

علی ابن زید ابن حسین کا کہنا ہے کہ میں ایک گھوڑا پر سوار ہو کر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اس گھوڑے کی عمر صرف ایک رات باقی رہ گئی ہے، چنانچہ وہ صبح ہونے سے پہلے مر گیا۔ اسماعیل ابن محمد کا کہنا ہے کہ میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا، اور میں نے ان سے قسم کھا کر کہا کہ میرے پاس ایک درہم بھی نہیں ہے۔ آپ نے مسکرا کر فرمایا کہ قسم مت کھاؤ تمہارے گھر دو سو دینار مدفون ہیں۔ یہ سن کر وہ حیران رہ گیا، پھر حضرت نے غلام کو حکم دیا کہ انہیں سو اشرفیاں دیدو۔

عبدی روایت کرتا ہے کہ میں اپنے فرزند کو بصرہ میں بیمار چھوڑ کر سامرا گیا اور وہاں حضرت کو تحریر کیا کہ میرے فرزند کے لیے دعائے شفاء فرمائیں۔ آپ نے جواب میں تحریر فرمایا کہ "خدا اس پر رحمت نازل فرمائے" جس دن یہ خط اسے ملا اسی دن اس کا فرزند انتقال کر چکا تھا۔ محمد ابن افرع کہتا ہے کہ میں نے حضرت کی خدمت میں ایک عریضے کے ذریعے سے سوال کیا کہ "آئمہ کو بھی احتلام ہوتا ہے" جب خط روانہ کر چکا تو خیال ہوا کہ احتلام تو وسوسہ شیطانی سے ہوا کرتا ہے اور امام تک شیطان پہنچ نہیں سکتا، بہرحال جواب آیا کہ امام نیند اور بیداری دونوں حالتوں میں وسوسہ شیطانی سے دور ہوتے ہیں، جیسا کہ تمہارے دل میں بھی خیال پیدا ہوا ہے پھر احتلام کیونکر ہو سکتا ہے۔ جعفر ابن محمد کا کہنا ہے کہ میں ایک دن حضرت کی خدمت میں حاضر تھا، دل میں خیال آیا کہ میری عورت جو حاملہ ہے، اگر اس سے فرزند نرینہ پیدا ہو تو بہت اچھا ہو۔ آپ نے فرمایا کہ اے جعفر لڑکا نہیں لڑکی ہو گی، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

کشف الغمہ ص 128

اپنے عقیدت مندوں میں حضرت کا دورہ:

جعفر ابن شریف جرجانی بیان کرتے ہیں کہ : میں حج سے فراغت کے بعد حضرت امام حسن عسکری کی خدمت میں حاضر ہوا، اور ان سے عرض کی کہ مولا ! اہل جرجان آپ کی تشریف آوری کے خواستگار ہیں۔ آپ نے فرمایا تم آج سے 190 دن کے بعد واپس جرجان پہنچو گے اور جس دن تم پہنچو گے، اسی دن شام کو میں بھی پہنچ جاؤں گا۔ تم انہیں باخبر کر دینا، چنانچہ ایسا ہی ہوا میں وطن پہنچ کر لوگوں کو آگاہ کر چکا تھا کہ امام علیہ السلام کی تشریف آوری ہوئی۔ آپ نے سب سے ملاقات کی اور سب نے شرف زیارت حاصل کیا، پھر لوگوں نے اپنی مشکلات پیش کیں امام علیہ السلام نے سب کو مطمئن کر دیا۔ اسی سلسلہ میں نصر ابن جابر نے اپنے فرزند کو پیش کیا، جو نابینا تھا۔ حضرت نے اس کے چہرے پر دست مبارک پھیر کر اسے بینائی عطا کی، پھر آپ اسی روز واپس تشریف لے گئے۔

کشف الغمہ 128

ایک شخص نے آپ کو ایک خط بغیر سیاہی کے قلم سے لکھا آپ نے اس کا جواب مرحمت فرمایا اور ساتھ ہی لکھنے والے کا اور اس کے باپ کا نام بھی تحریر فرما دیا۔ یہ کرامت دیکھ کر وہ شخص حیران ہو گیا اور اسلام لایا اور آپ کی امامت کا معتقد بن گیا۔

دمعہ ساکبہ ص 172

اسلام پر امام حسن عسکری (ع) کا احسان عظیم اور واقعہ قحط:

امام عسکری علیہ السلام قید خانے ہی میں تھے کہ سامرا میں جو تین سال سے قحط پڑا ہوا تھا، اس نے شدت اختیار کر لی اور لوگوں کا حال یہ ہو گیا تھا کہ مرنے کے قریب پہنچ گئے۔ بھوک اور پیاس کی شدت نے زندگی سے عاجز کر دیا۔ یہ حال دیکھ کر خلیفہ معتمد عباسی نے لوگوں کو حکم دیا کہ تین دن تک باہر نکل کر نماز استسقاء پڑھیں، چنانچہ سب نے ایسا ہی کیا، مگر پانی نہ برسا، چوتھے روز

بغداد کے نصاری کی جماعت صحرا میں آئی اور ان میں سے ایک راہب نے آسمان کی طرف اپنا ہاتھ بلند کیا، اس کا ہاتھ بلند ہونا تھا کہ بادل چھاگئے اور پانی برسنا شروع ہو گیا۔ اسی طرح اس راہب نے دوسرے دن بھی عمل کیا اور بدستور اس دن بھی باران رحمت کا نزول ہوا۔ یہ دیکھ کر سب کو نہایت تعجب ہوا، حتی کہ بعض جاہلوں کے دلوں میں شک پیدا ہو گیا، بلکہ ان میں سے تو بعض اسی وقت مرتد ہو گئے، یہ واقعہ خلیفہ پر بہت شاق گزرا۔

اس نے امام حسن عسکری کو طلب کر کے کہا کہ اے ابو محمد اپنے جدّ کے کلمہ گو مسلمانوں کی خبر لو، اور ان کو ہلاکت یعنی گمراہی سے بچاؤ، حضرت امام حسن عسکری نے فرمایا کہ اچھا راہبوں کو حکم دیا جائے کہ کل پھر وہ میدان میں آکر دعائے باران کریں، انشاء اللہ تعالی میں لوگوں کے شکوک زائل کر دوں گا، پھر جب دوسرے دن وہ لوگ میدان میں طلب باران کے لیے جمع ہوئے تو اس راہب نے معمول کے مطابق آسمان کی طرف ہاتھ بلند کیا، ناگہاں آسمان پر ابر نمودار ہوئے اور بارش برسنے لگی۔ یہ دیکھ کر امام حسن عسکری نے ایک شخص سے کہا کہ راہب کا ہاتھ پکڑ کر جو چیز راہب کے ہاتھ میں ملے، اسے اس سے لے لو، اس شخص نے راہب کے ہاتھ میں ایک ہڈی دبی ہوئی پائی اور اس سے لے کر حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں پیش کر دی، انہوں نے راہب سے فرمایا کہ اب تم اپنا ہاتھ اٹھا کر بارش کی دعا کر۔ اس نے ہاتھ اٹھایا تو بجائے بارش ہونے کے مطلع صاف ہو گیا اور دھوپ نکل آئی، لوگ کمال تعجب سے حیران رہ گئے۔

خلیفہ معتمد نے حضرت امام حسن عسکری سے پوچھا، کہ اے ابو محمد یہ کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ ایک نبی کی ہڈی ہے جس کی وجہ سے راہب اپنے مدعا میں کامیاب ہوتا رہا، کیونکہ نبی کی ہڈی کا یہ اثر ہے کہ جب وہ زیر آسمان کھولی جائے گی، تو باران رحمت کا ضرور نزول ہوتا ہے۔ یہ سن کر لوگوں نے اس ہڈی کا امتحان کیا تو اس کی وہی تاثیر دیکھی جو حضرت امام حسن عسکری نے بیان کی تھی۔ اس واقعہ سے لوگوں کے دلوں کے وہ شکوک زائل ہو گئے جو پہلے پیدا ہو گئے تھے، پھر امام حسن عسکری علیہ السلام اس ہڈی کو لے کر اپنی قیام گاہ پر تشریف لائے اور پھر آپ نے اس ہڈی کو کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیا۔

صواعق محرقہ ص 124

کشف الغمہ ص 129

اخبار الدول ص 117

شیخ شہاب الدین قلبونی نے کتاب غرائب و عجائب میں اس واقعہ کو صوفیوں کی کرامات کے سلسلہ میں لکھا ہے۔ بعض کتابوں میں ہے کہ ہڈی کی گرفت کے بعد آپ نے نماز ادا کی اور دعا فرمائی خداوند عالم نے اتنی بارش نازل کی کہ جل تھل ہو گیا اور قحط مکمل طور پر جاتا رہا۔

یہ بھی مرقوم ہے کہ امام علیہ السلام نے قید سے نکلتے وقت اپنے ساتھیوں کی رہائی کا مطالبہ فرمایا تھا، جو منظور ہو گیا تھا، اور وہ لوگ بھی راہب کی ہوا اکھاڑنے کے لیے ہمراہ تھے۔

نور الابصار ص 151

ایک روایت میں ہے کہ جب آپ نے دعائے باران کی اور ابر آیا تو آپ نے فرمایا کہ فلاں ملک کے لیے ہے اور وہ وہیں چلا گیا، اسی طرح کئی بار ہوا پھر وہاں برسا۔

حضرت امام حسن عسکری (ع) کے سود مند، حکمت آمیز فرامین

حضرت امام حسن عسکری (ع) کے پند و نصائح و حکم اور مواعظ میں سے چند کو ذکر کرنے کی سعادت حاصل کی جا رہی ہے:

۱۔ دو بہترین عادتیں یہ ہیں کہ اللہ پر ایمان رکھے اور لوگوں کو نفع پہنچائے۔

۲۔ نیک لوگوں کو دوست رکھنے میں ثواب ہے۔

۳۔ تواضع اور فروتنی یہ ہے کہ جب کسی کے پاس سے گزرو تو سلام کرو اور مجلس میں جہاں جگہ ملے بیٹھ جاؤ۔

۴۔ بلاوجہ ہنسنا جہالت کی دلیل ہے۔

۵۔ پڑوسیوں کی نیکی کو چھپانا اور برائیوں کو اچھالنا ہر شخص کے لیے کمر توڑ دینے والی مصیبت اور بے چارگی ہے۔

۶۔ یہی عبادت نہیں ہے کہ نماز روزے کو ادا کرتے رہو، بلکہ یہ بھی اہم عبادت ہے کہ خدا کے بارے میں غور و فکر کرتے رہو۔

۷۔ وہ شخص بدترین ہے جو دو چہرے اور دو زبان والا ہو، جب دوست سامنے آئے تو اپنی زبان سے خوش کر دے اور جب وہ چلا جائے تو اسے کھا جانے کی تدبیر سوچے، جب اسے کچھ ملے تو یہ حسد کرے اور جب اس پر کوئی مصیبت آئے تو اسکے قریب بھی نہ جائے۔

۸۔ غصہ ہر برائی کی کنجی ہے۔

۹۔ حسد کرنے اور کینہ رکھنے والے کو کبھی بھی سکون قلب نصیب نہیں ہوتا۔

۱۰۔ پرہیزگار وہ ہے کہ جو شب کے وقت توقف و تدبر سے کام لے اور ہر کام میں احتیاط برتے۔

۱۱۔ بہترین عبادت گزار وہ ہے کہ جو فرائض ادا کرتا رہے۔

۱۲۔ بہترین متقی اور زاہد وہ ہے کہ جو بالکل گناہ کو ترک کر دے۔

۱۳۔ ہر انسان جو بھی دنیا میں بوئے گا، وہی آخرت میں کاٹے گا۔

۱۴۔ موت تمہارے پیچھے لگی ہوئی ہے، اچھا بوگے تو اچھا کاٹو گے، برا بوگے تو ندامت و پشیمانی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہو گا۔

۱۵۔ حرص اور لالچ سے کوئی فائدہ نہیں، جو ملنا ہے وہی ملے گا۔

۱۶۔ ایک مومن دوسرے مومن کے لیے باعث برکت ہے۔

۱۷۔ بیوقوف کا دل اس کے منہ میں ہوتا ہے اور عقلمند کا منہ اس کے دل میں ہوتا ہے۔

۱۸۔ دنیا کی تلاش میں کوئی فریضہ نہ گنوا دینا۔

-19 طہارت میں شک کی وجہ سے زیادتی کرنا، غیر ممدوح ہے۔

۲۰۔ کوئی کتنا ہی بڑا آدمی کیوں نہ ہو، جب وہ حق کو چھوڑ دے گا تو ذلیل ہو جائے گا۔

۲۱۔ معمولی آدمی کے ساتھ اگر حق ہو تو وہی بڑا ہے۔

۲۲۔ جاہل کی دوستی کسی مصیبت سے کم نہیں ہے۔

۲۳۔ غمگیں کے سامنے ہنسنا، بے ادبی اور برا عمل ہے۔

۲۴۔ وہ چیز موت سے بدتر ہے، جو تمہیں موت سے بہتر نظر آئے۔

۲۵۔ وہ چیز زندگی سے بہتر ہے، جس کی وجہ سے تم زندگی کو برا سمجھو۔

۲۶۔ جاہل کی دوستی اور اس کے ساتھ گزارا کرنا، معجزے کی مانند ہے۔

۲۷۔ کسی انسان کا اپنی عادت کو ترک کرنا، کسی معجزے سے کم نہیں ہے۔

۲۸۔ تواضع ایسی نعمت ہے، جس پر حسد نہیں کیا جا سکتا۔

۲۹۔ اس انداز سے کسی کی تعظیم نہ کرو، جسے وہ برا سمجھے۔

۳۰۔ اپنے بھائی کو پوشیدہ نصیحت کرنا، اس کی زینت کا سبب بنتا ہے۔

۳۱۔ کسی کو دوسروں کے سامنے نصیحت کرنا، برائی کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔

۳۲۔ ہر بلا اور مصیبت کے پس منظر میں رحمت اور نعمت خداوندی ہوتی ہے۔

۳۳۔ میں اپنے شیعوں کو وصیت کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈریں، دین کے بارے میں پرہیزگاری کو شعار بنالیں، خدا کے متعلق پوری سعی کریں اور اس کے احکام کی پیروی میں کمی نہ کریں، سچ بولیں، امانتیں چاہے مؤمن کی ہوں یا کافر کی، ادا کریں، اور اپنے

سجدوں کو طول دیں اور سوالات کے شیریں جواب دیں، تلاوت قرآن مجید کیا کریں، موت اور خداوند کے ذکر سے کبھی غافل نہ ہوں۔

۳۴۔ جو شخص دنیا سے دل کا اندھا اٹھے گا، آخرت میں بھی اندھا رہے گا، دل کا اندھا ہونا، ہماری مودت سے غافل رہنا ہے، قرآن مجید میں ہے کہ قیامت کے دن ظالم کہیں گے :

" رب لما حشرتنی اعمی وکنت بصیرا "،

میرے پالنے والے ہم تو دنیا میں بینا تھے ہمیں یہاں اندھا کیوں اٹھایا ہے، جواب ملے گا ہم نے جو نشانیاں بھیجی تھیں، تم نے انھیں نظر انداز کیا تھا۔

لوگو ! اللہ کی نعمت اللہ کی نشانیاں ہم آل محمد ہیں۔

بحار الانوار ج 14 ص 134

التماس دعا۔۔۔۔